بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا — اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ

الفضل ربوہ

روزنامہ — یوم پنج شنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲ تبوک ۱۳۴۴ھ ش ۵ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۹۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم ستمبر بوقت ۷/۱ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم ستمبر۔ لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پھر زیادہ ناساز ہوگئی ہے۔ آپ دیر سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ پچھلے دنوں طبیعت قدرے بہتر ہوگئی تھی لیکن اب پھر طبیعت یکدم بہت ناساز ہوگئی ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جملہ مخلصین جماعت کی خدمت میں خاص طور پر درخواست ہے کہ خاص توجہ، درد اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ — لیفٹننٹ کرنل نصیر احمد شاہ صاحب دلینڈی کے والد محترم ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب نیز ان کی والدہ صاحبہ محترمہ لمبے عرصے نیروبی (مشرقی افریقہ) میں مقیم ہیں۔ ہر دو کی صحت کچھ عرصے سے اچھی نہیں ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○ — کوئٹہ — محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کی بیگم صاحبہ آجکل کوئٹہ میں ہیں۔ وہاں ان کو دو مرتبہ دل کا شدید دورہ پڑا ہے۔ دونوں مرتبہ اس کے اثر سے آپ بے ہوش بھی ہوگئیں ای سی جی کروایا جا رہا ہے جس کے بعد مرض کی اصل تشخیص ہو سکے گی۔ تاہم علاج جاری ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے

بامراد وہی ہوگا جو اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے

"سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوع تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھو کہ ہزاروں مساجد ہیں مگر سوائے اس کے کہ اس میں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے؟ ایسے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی روح ہے ہرگز نہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے ان پر لعنت کی پس اس وقت بھی جو لوگ پاکیزگی قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا کہ وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے اور جو اسے پاک نہ کرے گا بلکہ خاک میں ملا دے گا یعنی سفلی خواہشات کا اسے مخزن بنا رکھے گا وہ نامراد رہے گا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف آنے کے لئے ہزاروں رکیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو آج صفحہ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے لیکن ان روکوں کو دور کرنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے وہی توفیق عطا کرے تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آٹھہرتی ہے کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے تاکہ قوت اور طاقت دیوے۔

دنیا میں جس قدر مشورے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے۔ لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اسی امارہ سے پھر وہ لوامہ بن جاتا ہے کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں پہلوانوں کو دیکھو کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہوسکے نفس امارہ کی مثال آگ کی ہے جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے جس سے انسان حد اعتدال سے گزر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے اور جو کام آگ سے لیتے ہیں وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں مگر جب اسی پانی کو آگ کے اوپر گرایا جاوے تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے کیونکہ ذاتی صفت اس کی آگ کو بجھانا ہے وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی طرح نفس امارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کرے گی اور اس کے اوپر گرے گی تو اسے مغلوب کر کے چھوڑے گی۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۹ تا ۲۹۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء

انسانی تنظیم سازی اور الٰہی جماعت میں فرق

ہم نے اپنے ایک گذشتہ اداریہ میں ذکر کیا تھا کہ مسلمانوں خاصکر مسلمان اہل علم حضرات میں اتحاد مقصد کا خیال تا کہ کفر و شرک کا مقابلہ متحد ہو کر کیا جائے شروع ہی سے چلا آ رہا ہے۔ تاہم موجودہ زمانہ میں جبکہ شیطان نے اپنے تمام لشکر میدان میں جھونک دیئے ہیں۔ یہ خیال بعض حلقوں میں از سر نو ابھرا ہوا ہے۔ چنانچہ ہم نے بیان کیا تھا کہ بعض لوگ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کی جدوجہد کرنا چاہتے ہیں۔

اپنے مضمون میں ہم نے یہ امر واضح کیا تھا کہ تجدید احیائے دین کا کام اللہ تعالیٰ نے اپنی ذمہ داری قرار دیا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں قرآن کریم کی آیت اور حدیث مجدد دین کو پیش کیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ آج پھر ایک نئے جوش کے ساتھ اتحاد کا ایسا خیال پیدا ہونا اپنی ذات میں بہت مستحسن ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ جب کسی قوم میں ایسا احساس بیدار ہوتا ہے۔ تو وہ طاقتیں باوجود شروع میں غلط اقدام کرنے کے کبھی نہ کبھی سیدھے راستہ کی طرف بھی رخ کرتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کام میں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ شاید مثنوی مولانا روم میں یہ قصہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک یہودی نماز کی نقل اتارا کرتا تھا ہوتے ہوتے وہ نقل اتارنے میں اتنا محو ہو گیا کہ آخر وہ صراط مستقیم پر آ گیا اور مسلمان ہو گیا۔ ایک زاہد کا قصہ بھی مشہور ہے کہ شروع میں اس نے جب نماز پڑھنا شروع کی تو محض منافقت کے خیال سے ایسا کیا۔ اس کی غرض صرف یہ تھی کہ وہ لوگوں میں زاہد مشہور ہو جائے۔ مگر اس کا الٹا اثر ہوا۔ لوگ اس کی فسق و فجور کی زندگی سے واقف تھے۔ اس لئے اس کی نماز کو منافقانہ سمجھ کر ہنستے تھے۔ یہاں تک کہ بچے بھی اس کا مذاق اڑاتے تھے۔ ایک دن اس کو خیال ہوا کہ اگر نماز پڑھنے سے انسان کی عزت ہوتی ہے جیسا کہ اس کا خیال تھا تو کیوں نہ سچے دل سے پڑھی جائے اور نیک مشہور ہونے کے خیال کو ترک کر دیا جائے۔ چنانچہ جب اس نے حقیقی طور پر نماز پڑھنا شروع کیا تو لوگ اس سے متاثر ہونے سے نہ رہ سکے اور بچوں نے بھی اس کا تمسخر اڑانا چھوڑ دیا اور وہ فی الحقیقت نیک آدمی بن گیا۔ اور بطور زاہد کے سب اس کی عزت کرنے لگے۔

اس طرح جو لوگ اپنے طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی اقدام کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کا اقدام غلط ہی کیوں نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی دن صداقت کو پا لیں اور پھر واقعی ان کا اقدام مفید نتائج کا حامل ہو جائے۔ اس لئے جو لوگ تجدید و احیائے دین کے لئے اپنے طور پر اور اپنی تدابیر کے مطابق کھڑے ہونے کا آغاز کرتے ہیں۔ بہت امکان ہے کہ وہ صحیح راستہ معلوم کر لیں اور ان کو اس جدوجہد کا یہ ثمرہ ملے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے نور کا جلوہ دکھا دے۔ اس لئے ہمیں خوشی ہے کہ آج جن لوگوں نے اپنے طور پر اس زمانے کے شیطان کا مقابلہ اپنی تدابیر سے کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ انہوں نے سیدھے راستہ کی طرف ایک قدم ضرور اٹھایا۔ ان کے نیک خیال اور جدوجہد کو خواہ وہ اپنی تدابیر کے مطابق ہی کیوں نہ ہو ایک قیمت حاصل ہے۔ جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

جن لوگوں نے یہ بیڑا اٹھایا ہے۔ ذیل میں ہم ان کی تجویز کا خلاصہ ایک دینی کہلانے والے معاصر کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ معاصر اصل مجوز کی طرف منسوب کر کے لکھتا ہے۔

"معاصر کی رائے ہے کہ:۔
(۱) اس اجتماعی کام کا ڈھانچہ صرف چند علماء تک محدود ہونا چاہیئے۔ جو عملاً کام کریں۔
(۲) ایسی سیاسی جدوجہد سے احتراز کیا جائے جس سے حصول اقتدار مقصد قرار پا سکے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ صرف نظر کا شکار ہو جائے۔
(۳) جمع ہونے کا مقصد تجدد، اباحیت فحاشی۔ عریانی، بے حجابی، سود، رشوت شراب، قمار بازی، افتراق امت کا سدباب اور توحید، اتباع سنت اقامت الصلوٰۃ ادائیگی زکوٰۃ، فکر آخرت، اسوۂ سلف کی روشنی میں اجتہاد اور اتحاد اسلامی کی تلقین کرنا۔"

پہلی تجویز کے متعلق ہم اوپر وضاحت کر چکے ہیں۔ دوسری بات کے متعلق جو ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ مجوز نے کم از کم ایک سچائی کو جو اس زمانہ میں ضروری ہے ضرور پا لیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس جدوجہد کو سیاست ملکی سے الگ رکھا جائے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس کی طرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف شروع سے ہی مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ بلکہ اپنی جماعت کی تنظیم بھی اسی اصول پر کی ہے۔ جماعت بطور جماعت کے اصولاً سیاست سے الگ رہتی ہے۔ کیونکہ اور وجوہات کے علاوہ اس کا یہ فائدہ ہے کہ وہ یکسو ہو کر صرف ذاتی تربیت اور اشاعت اسلام کی طرف توجہ دے سکتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جماعت کو ملکی سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ وہ ملکی سیاست کے اتار چڑھاؤ میں بطور جماعت کے کوئی حصہ نہیں لیتی۔ اور اس طرح سیاسی معاملات کی کشمکش میں اپنا وقت اور توجہ صرف کرنے سے محفوظ رہتی ہے اور یہی وقت اور توجہ اشاعت اسلام کے لئے وقف کرتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جماعت نے تبلیغ و اشاعت کے کام میں وہ کامیابی حاصل کی ہے۔ جو کسی جماعت نے حاصل نہیں کی۔ آیا متحد اہل علم حضرات اس اصول پر قائم رہ سکیں گے یا نہیں۔ یہ تو مستقبل فیصلہ کرے گا مگر تجربہ یہی ہے کہ ایسی تنظیمیں جن کی بناء محض انسانی تجاویز پر ہو اکثر اپنے اصولوں پر قائم رہنے میں سخت دقت محسوس کرتی ہیں اور یا تو شروع ہی سے ان میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یا آگے چل کر کہیں نہ کہیں ان کے پاؤں لغزش کھا جاتے ہیں۔ چنانچہ خود یہ دینی کہلانے والا معاصر رقمطراز ہے کہ

"ہم معاصر موصوف کے اس خیال سے بوجوہ، متفق نہیں ہیں کہ ہر عوامی تحریک بالآخر بد انجام ثابت ہوتی ہے۔ اور جن عزائم کے ساتھ شروع

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

متفرقات

پھر جوش سے اٹھے ہیں غلامانِ محمدؐ
سینوں سے لگائے ہوئے قرآنِ محمدؐ
پھر چمکے ہیں دنیائے محبت کے کنارے
پھر ابھرا ہے خورشیدِ درخشانِ محمدؐ

پاتے ہیں خضر فیض درِ مصطفیٰؐ سے ہم
ہیں بے نیاز چشمۂ آبِ بقا سے ہم
ادعونی استجب لکم اس کا ہے صاف عہد
پائیں گے فتح سارے جہاں پر دعا سے ہم

تم کو ہیں یاد فقط گزرے ہوئے افسانے
ہم نے خود آنکھوں سے ہیں زندہ نشاں پہچانے
وہ جو لقمان و فلاطون و ارسطو تھے کبھی
تیرے کوچے میں بنے پھرتے ہیں اب دیوانے

تنویر

بہتان طرازی اور ناسپاسی کی انتہا

(محترم جناب میاں عطاء اللہ صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔بی اذ ٹورنٹو کنیڈا)

یہاں الفضل بہت دیر سے پہنچتا ہے اِس ہفتہ کے پرچوں میں مولوی صدر الدین صاحب کی بہتان طرازی اور ناسپاسی کا تازہ شاہکار پڑھا جو حقیقۃ الرؤیا کی تقریر ۱۹۱۷ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر ہے۔

مولوی صدر الدین صاحب کے متعلق یہ قیاس نہیں کیا جاسکتا کہ ۱۹۱۷ء کی وہ تقریر تو انہوں نے پڑھ لی ہو اور سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس وقت سے لے کر اگست ۶۵ء تک کی تقادیر اور تحریرات آپ کی نظر سے نہ گزری ہوں۔ جو شخص نیک نیتی اور راستبازی کے ساتھ کسی شخص کی طرف کوئی بات منسوب کرتا ہے اس کے فرائض میں سے ہوتا ہے کہ اگر سَو میں سے ننانوے پہلو خلاف نکلیں تو وہ اس ایک پہلو پر بھی نظر کرے بلکہ اسے ترجیح دے جو حق میں نکلتا ہو اور اصحاب فقہ نے ہمیشہ اسی اصل کو فتوی کے معاملہ میں مدنظر رکھا ہے۔ مولوی صدر الدین صاحب اپنی کسی ذاتی حیثیت سے نہیں بول رہے تھے بلکہ اپنی نام نہاد امارتِ جماعت ان کے مدنظر تھی اور بزعم خود ممبر رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر آپ خطبہ دیتے ہوئے ایک خطرناک الزام وضع کر رہے تھے اس لئے ان کی ذمہ داری کا احساس اگر ان کے اندر دیانت اور امانت کی بُو بھی ہوتی تو انہیں خود بخود ہو جانا چاہیئے تھا اور انہیں نہایت ہی آسانی سے یہ بات سمجھ میں آسکتی تھی کہ چھاتیوں سے دودھ کا خشک ہو جانا ایک استعارہ تھا اور استعارہ ہمیشہ مختلف معانی کا متحمل ہوتا ہے اس کے تمام پہلو حقیقت پر چسپاں نہیں کئے جاسکتے۔ کسی کو شیر کہنے سے اسکی دُم تلاش کرنے والا احمق ہی ہوتا ہے پھر یہ بات اور بھی واضح تھی کہ حضرت امیر المومنین اطال اللہ عمرہٗ نے یہ فقرہ ہرگز ہرگز نہیں کہا کہ "اب وہاں جا کر کیا کرو گے"! یہ فقرہ سراسر افترا اور دروغ بے فروغ ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے ایجاد کرنے والے کی فطرت صدق و کذب میں امتیاز کرنے کی صلاحیت کھو چکی ہے۔ مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربی سلسلہ، مولانا ابو العطاء صاحب فاضل اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ کے عطا کردہ حوالہ جات نے مولوی صاحب کے کذب اور جہل پر سے اس طرح پردہ اٹھایا ہے کہ ان کے لئے دیانتداری سے اقرارِ جُرم کے سوا اب اور کوئی مفر نہیں رہا۔ کیا مولوی صاحب جنہیں ۱۹۱۷ء کا حوالہ تو مل گیا انہوں نے یہ حوالہ جات پہلے نہ دیکھے تھے یا پیغام صلح کے ایڈیٹر کو یہ حوالہ جات معلوم نہ تھے کہ اگر کسی بد حواسی کے عالم میں انہوں نے اب خطبہ دے ہی دیا تھا تو ایڈیٹر کا فرض تھا کہ وہ انہیں دوسرے حوالہ جات بھی دکھا دیتا۔ ہر صحیح العقل اور علم سے تھوڑی بہت واقفیت رکھنے والا انسان اس اصل کو جانتا ہے کہ ایک پرانے حوالہ کے مقابلہ میں اس کی تشریح بیان کرنے والا العبد کا حوالہ مقدم ہوتا ہے۔ ہر روز جہاں کہیں کسی شخص کی رائے معلوم کرنا ہو یا کسی قانون کے معانی سمجھنے ہوں اس اصل کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور مولوی صدر الدین صاحب اپنی پگڑی کے طرہ سے سب سے نمایاں بات جو ثابت کرنا چاہا کرتے ہیں وہ یہی ہے کہ وہ بڑے نیک نیت، دیندار ماڈرن عالم ہیں۔ کیا اب جب انہیں یہ حوالہ جات معلوم ہو چکے تو کیا ان کے ماڈرن ازم نے ان کی ضمیر کو جگایا ہے اور ان کو یہ سمجھ نہیں آسکا ہے کہ بعد کے حوالہ جات نے اس استعارہ کو اتنا واضح کر دیا ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی عزت و عظمت کے کم کرنے کا کوئی شائبہ بھی اس حوالہ سے پیدا نہ ہوتا تھا۔ یہ صرف احراری نقطہ نگاہ کے لوگوں اور ان کے قدم بقدم چلنے والے فتنہ گروں ہی کو سوجھ سکتا تھا کہ اس حوالہ میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی عزت و عظمت کی کمی کا کوئی تصور پنہاں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس حوالہ میں تو کوئی چیز پنہاں نہ تھی البتہ اپنی اپنی فطرتوں نے اپنا اندرونہ ظاہر کیا ہے

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنئ بر پاکاں کند

کیا مولوی صاحب کی ضمیر نے ان کو اتنی ملامت کی ہے کہ وہ ایک سچے مومن کی طرح بلا خوف لومۃ لائم اٹھیں اور اٹھ کر اپنے جرم کا اقرار کرلیں۔ دیدہ باید۔ اس سلسلہ میں دوسری بہت بڑی بات یہ ہے کہ ۱۹۱۷ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک یہ دیکھنا ہے کہ اپنے آقا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے معانی ان کی جماعت اور ان کے عاشقان نے کیا سمجھے۔ کیا مولوی صدر الدین صاحب خدا کو حاضر و ناظر جان کر خدا کی مؤکد باعذاب قسم کھا کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ۱۹۱۷ء سے لے کر اِس وقت تک ان کو کبھی معلوم نہیں ہوا کہ جماعتِ احمدیہ میں سے کسی نے حج کیا ہے۔ کیا پاکستان اور ہندوستان اور دنیا کے قریباً ہر ملک سے جہاں احمدی آباد ہیں حج کرنے کے لئے حاجی مکہ مکرمہ بیسیوں سینکڑوں کی تعداد میں نہیں جاتے رہے اور کیا ان کے علم میں یہ بات نہیں آئی کہ خدا تعالےٰ کے بعض پاکباز حج کے بعد وہیں فوت ہو گئے۔ اگر وہ اس نہایت ہی ثابت شدہ حقیقت سے بھی انکار کریں تو اس کے صرف ایک ہی معنی ہوں گے کہ ان کی ضمیر مر چکی ہے اور ان کا اسلام پر ایمان صرف لبوں پر ہے گلے سے نیچے کبھی نہیں اترا۔ ابھی ۱۹۶۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نامور فرزند حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد کو حج بدل کے لئے منتخب فرمایا اس سے ایک سال قبل حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ نے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کو حجِ بدل کے لئے تجویز فرمایا۔ سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بھی حجِ بدل کروایا کیونکہ یہ ہر سہ بزرگ موجودہ حالات اور صحت کی خرابی کی وجہ سے خود حج کے لئے تشریف نہ لے جا سکتے تھے۔ مَیں اس سلسلہ میں یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا وجود کسی لحاظ سے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے جُدا نہیں تھا۔ دونوں حقیقی بھائی تھے ایک ہی گود میں پلے تھے اور خدا کے محبوب مسیح موعود علیہ السلام کا فیضِ تربیت پاکر جوان ہوئے تھے اور ہر ایک جانتا تھا کہ ساری عمر حضرت قمر الانبیاء اپنے بڑے بھائی کے عقائد اور دینی و روحانی نقطہ ہائے نگاہ میں سَو فیصدی ان کی مطابقت کرتے تھے۔ اگر ۱۹۱۷ء کے حوالہ کا خاکم بدہن کوئی الٹا اثر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی عزت و احترام کے خلاف

عاجزانہ درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

چند دن ہوئے خاکسار نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مخلصین جماعت کی خدمت میں اپنی بیگم کی کامل شفایابی کے لئے نہایت درد بھرے دل کیساتھ درخواستِ دعا کی تھی کئی دوستوں نے نہایت اخلاص اور محبت سے خاکسار کو خطوط لکھ کر پوچھا ہے اور اس سلسلہ میں ملنے بھی آئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ میری اہلیہ کی طبیعت ابھی تک خراب ہے یہ بیماری ہی لمبی چلنے والی ہے گو چند دن سے قدرے افاقہ ہے۔ پس مَیں پھر اپنے محسن دوستوں کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

ساڑھے تین ماہ کی مسلسل بیماری سے میری اہلیہ کی طبیعت کمزور ہو گئی ہے لہٰذا اس خیال سے کہ چند دن تبدیلی آب و ہوا سے اللہ تعالےٰ شائد فضل فرمائے اور عام طبیعت بحال ہو جائے۔ خاکسار ان کو صحت افزا مقام پر چند دن کے لئے لے جا رہا ہے۔ خاکسار صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مخلصینِ جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ خصوصیت سے دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ سفر ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرماوے اور ہمیں اپنی حفاظت اور امان میں رکھے اور ہر جگہ خیر ہی خیر رہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

والسلام

خاکسار ڈاکٹر مرزا منوّر احمد

قلوب پر پڑ سکتا تھا تو سب سے پہلے حضرت قمر الانبیاء اور آپ کے حرم مطہرہ پر پڑنا چاہیئے تھا لیکن ظاہر ہے کہ حضرت سیدۃ النساءٔ ام المومنین رضی اللہ عنہا اور حضرت قمر الانبیاءؓ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ امّ مظفر احمد صاحبہ نے حج بدل جس پاک کن قلبی کیفیت کے ساتھ اور مکہ مکرمہ کے جس ادب و احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے کرایا تھا اس کا شاید صحیح تصور بھی مولوی صدر الدین صاحب اپنے دل و دماغ میں نہ لا سکیں۔ بعض دفعہ ایک شہادت لاکھوں شہادتوں کے برابر ہوتی ہے اور ان مرسہ ہستیوں کی شہادت یقیناً ان لاکھوں شہادتوں کی ایک شہادت ہے۔ پھر ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب عمرہ کر کے آئے ہیں۔ مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ۔ مکرم کرنل عطاء اللہ صاحب لاہور اور مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب ریٹائرڈ ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ میو ہسپتال لاہور ابھی دو ایک سال ہی ہوئے حج کر کے آئے ہیں اور کیا جب ان ناموں کی اطلاعات الفضل میں شائع ہوتی تھیں تو امیر غیر مبائعین اردو پڑھنا بھول گئے تھے یا کوئی انہیں الفضل سے اخبار نہ سناتا تھا اور میں یہ بھی پوچھتا ہوں کہ کیا وہ خدا کی سوگند یا عذاب مستم کھا کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے کبھی کسی مخلص احمدی کے منہ سے کوئی بات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی عزت و احترام کے خلاف سنی یا پڑھی ہو۔ اگر نہیں تو وہ سوچیں کہ وہ خدا کو کیا جواب دیں گے۔ مولوی صاحب کو یقیناً یہ بھی علم ہوگا کہ حقیقۃ الرویا کی تقریر کے بعد حضرت سیٹھ حسن صاحب یادگیریؓ (حیدرآباد دکن) جو ایک رئیس بزرگ تھے ضعیف العمری میں حج کے لئے تشریف لے گئے اور آپ کی خوش بختی نے آپ کے لئے یہ کرشمہ دکھایا کہ آپ کو سرزمین حجاز میں ہی وفات نصیب ہوئی اور آپ وہیں دفن ہوئے۔

ایک اور بات یہ ہے کہ جس طرح بعض قریبی رشتہ داروں کی شہادت مثلاً بیوی کی میاں کے حق میں شہادت بہت ہی قیمتی شہادت ہوتی ہے اسی طرح بعض مقربین خلافت کا عمل مولوی صدر الدین صاحب کے بے بنیاد الزام کی ایسی تردید ہے کہ اس کے بعد کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور بے اختیار انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ مولوی صاحب نے یہ فعل نہایت درجہ بد دیانتی اور بدنیتی سے کیا۔ کیا انہیں کوئی پہلو اس حوالہ کے صحیح معنی سمجھنے کا نہ مل سکتا تھا اور کیا اکتالیس سال کے عرصہ میں انہوں نے کبھی اس کی کوشش کی۔ حیرت ہے کہ ایسے شخص کو منکرین خلافت اپنے اخلاق اور اپنی روحانیت کا نگہبان مقرر کرتے ہیں جسے جھوٹ بولنے میں قطعاً کوئی عار نہیں ہے۔

میں اس سلسلہ میں ایک اور بات بھی کہنے سے رک نہیں سکتا اور وہ یہ ہے کہ مولوی صاحب کی فطرت کا نفسیاتی تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ محسن کشی احسان ناشناسی اور ناسپاسی ان کی فطرت کا جزو ہے انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے سابق امیر جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم ۱۹۱۴ء سے لے کر اپنی وفات تک ان کی جماعت کے امیر رہے اور اس زمانہ میں مولوی صاحب نے مرحوم کے احسانات اور خدمات کی جو داد دی وہ یہ تھی کہ مرحوم کو اپنی وصیت میں یہ لکھنا پڑا کہ یہ شخص میرے جنازہ کو ہاتھ نہ لگائے۔

۱۹۱۴ء سے پہلے جو کچھ اس شخص نے روحانی و اخلاقی لحاظ سے حاصل کیا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضورؑ کے کامل متبع خلیفۃ المسیح علامہ نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے در ہائے فیض کی گدائی کا نتیجہ تھا اگر انہیں اپنے روحانی جنم کا کچھ بھی احساس ہوتا تو اپنے محسن کے نہایت پیارے فرزند دلبند گرامی ارجمند پر کم از کم ایک نہایت بے بنیاد الزام تراشتے ہوئے انہیں شرم محسوس ہوتی لیکن چونکہ ناشکری ان کی اصل فطرت ہے اور نیش زنی مقتضائے طبیعت اس لئے انہیں ایسا خطرناک اور بے بنیاد الزام لگاتے ہوئے قطعاً عار نہیں محسوس ہوتی۔

درحقیقت مولوی صاحب کے یہ افعال اس بات کی غمازی کر رہے ہیں کہ انہیں احمدیت پر ایمان نہیں رہا۔ ایک مرتبہ حسن اتفاق سے یہ عاجز اور مولوی صاحب ایک سفر میں گاڑی کے ایک ہی ڈبہ میں سوار تھے اور دوسرا مسافر غالباً اور کوئی نہ تھا میں تو ایک عاجز اور ایک غیر معروف انسان ہوں۔ میں مولوی صاحب کو پہچانتا تھا میں نے ان سے ایک سوال کیا جو یہ تھا کہ تاریخ عالم میں انبیاء اور ماموریں میں سے وہ کسی ایک کی مثال پیش کریں کہ خدا نے اس کے ساتھ محبت و وفا کے وعدے کئے ہوں اس کی زوجہ مطہرہ کو بطور انعام بیان کیا ہو اور اس کی ساری اولاد بشر ہو اور ان کے متعلق یہ وعدہ ہو کہ ؎

کبھی ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بار ہا دی

اور پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا ہو کہ اس مامور من اللہ کے آنکھیں بند کرتے ہی ساری کی ساری اولاد۔ زوجہ مطہرہ۔ خسر۔ خسر کی اولاد۔ داماد۔ داماد کی اولاد۔ پوتے۔ نواسے پڑپوتے۔ پڑنواسے غرض ایک بھی وجود نعوذ باللہ ان عقائد پر قائم نہ رہا ہو جسے خدا نے ان الدین عند اللہ الاسلام کہا ہے۔ وہ دعوےٰ یہ کرتا ہو کہ اس کی بے انتہا دعائیں خدا نے قبول کی ہیں اور خدا نے اسے یہ مہر و مہتاب دئے ہیں اور ان میں سے ایک بیٹا اس کا محبوب ہوگا اور نتیجہ اس کے برعکس یہ نکلا ہو کہ وہ سارے کے سارے نعوذ باللہ دنیا پرست بدعقیدہ اور بقول مولوی صدر الدین بدترین خلائق ہوں۔ کیا وہ شخص جس کی کوئی دعا قبول نہ ہوئی اور اس نے دعوےٰ کیا کہ میری سب دعائیں قبول ہوئیں جس نے اپنی اولاد کے متعلق پیشگوئیاں کیں اور وہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں جس کا اپنا گھر ہر برکت سے خالی ہو گیا کیا وہ اس لائق تھا کہ وہ شیطان سے آخری جنگ کرے اور اس کی پیروی کی جائے اور اس کی پیروی کے نتیجہ میں دوسروں کے گھر برکتوں سے بھر جائیں۔ میں نے کہا کہ آپ کے لئے صرف دو ہی راہیں کھلی ہیں ایک یہ کہ آپ تسلیم کریں کہ آپ کا نقطۂ نگاہ حضرت ام المومنینؓ اور اولاد مسیح موعودؑ کے متعلق نہایت درجہ گمراہ کن۔ غلط اور روحانیت کو ختم کرنے والا ہے یا پھر آپ اقرار کریں کہ اگر مسیح موعود علیہ السلام کی ساری اولاد ایسی ہی ہے تو مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعوےٰ میں نعوذ باللہ سچے نہیں ہیں۔ حضرت نوحؑ کا ایک بیٹا بیشک گمراہ ہوا لیکن ساری اولاد تو گمراہ نہ تھی۔ یہاں تو آپ ساری مبشر اولاد اور خود ام المومنین کو بھی نعوذ باللہ برباد و تباہ شدہ سمجھتے ہیں کیا یہ آپ لوگوں کی منافقت کی ایک ناقابل تردید دلیل نہیں ہے۔ مولوی صاحب سے اس سوال کا جواب تو نہ بن پڑا کچھ انجمن کے ممبروں کی باتیں شروع کر دیں حالانکہ وہ بالبداہت غیر متعلق باتیں تھیں۔ یہ کتنے بڑے دکھ کی بات ہے کہ ہر فتنہ جو قادیان سے اٹھا اسے پیغام بلڈنگ میں پناہ ملی۔ کیا محسن کشی احسان فراموشی کی اس سے بدترین مثال بھی اور کہیں مل سکتی ہے۔ کاش مولوی صاحب جبکہ ان کی شمع زندگی آخری لمحوں پر ہے اور یہ چراغ بجھنے ہی والا ہے اب بھی ہوش کریں اور موت سے پہلے اپنے پر توبہ کا دروازہ کھول لیں۔

والسلام

خاکسار عطاء اللہ عفا اللہ عنہ

ولادت

(۱) اللہ تعالےٰ نے محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم (چوہدری) محمد اشرف صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کو بتاریخ $\frac{8}{65}$ ۱۱ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت احمدیہ علقہ دانہ زیدکا ضلع سیالکوٹ کا نواسہ اور مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۳۲ ج ب ضلع لائل پور کا پوتا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز نومولود کو صالح۔ دراز عمر۔ خادم احمدیت اور تمام متعلقین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین۔

خاکسار تاج الدین لائل پوری (ناظم دارالقضاء ربوہ)

(۲) برادرم مکرم ملک رشید احمد صاحب طیب (واقف زندگی) ابن محترم مولوی غلام احمد صاحب بشیرکو اللہ تعالےٰ نے ۱۰ اگست کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام لطیف احمد تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے نیز صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی سے لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(منصور احمد عمر — ربوہ)

درخواستِ دُعا

میرے بھائی جان مکرم عنایت اللہ صاحب اکوٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ پچھلے دنوں بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار رہے ہیں۔ اب بخار تو اتر گیا ہے مگر کمزوری کافی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلد کامل صحت بحال فرمائے۔

(نعیمہ نزہت — ربوہ)

والد ماجد مکرم مولوی محمد یعقوبؓ صاحب طاہر کا ذکر خیر

مکرم داؤد طاہر صاحب ابن مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم

(۴)

اس جگہ اس بات کا ذکر کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اکثر خطبات میں کسی حدیث کی طرف، کسی تاریخی واقعہ کی طرف، کسی مفسر یا متکلم کے کسی قول کی طرف کوئی نہ کوئی اشارہ ضرور ہوتا ہے۔ خطبہ صاف کرتے ہوئے ان سب باتوں کی تصدیق آپ کر لیتے تھے اور جا بجا ضروری حوالہ جات بھی دے دیتے اس کے لئے بھی آپ کو بے اندازہ محنت کرنا پڑتی۔

اپنی ضروریات کے علاوہ مختلف احباب اور رفقاء بھی اپنے لئے حوالہ جات کی فرمائش کرتے رہتے اور آپ کمال خندہ پیشانی سے اس پُرمشقت ذمہ داری کو قبول کر لیتے اور پھر نہایت ہی احسن رنگ میں اس ذمہ داری سے سبکدوش ہوتے۔

کتب جمع کرنے کا شوق

مطالعہ کا شوق رکھنے والا ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس کتابیں ہوں تا وہ جب جی چاہے ان کے مطالعہ سے اپنا جی بہلا سکے اور مستفید ہو سکے۔ ابا جان مرحوم و مغفور بتایا کرتے تھے کہ آپ نے اپنے اس ذوق کی تسلی کے لئے احمدیت کے لٹریچر کے علاوہ مختلف مضامین پر سینکڑوں بیش بہا کتب اپنی ذاتی لائبریری میں جمع کر رکھی تھیں لیکن جب ہندوستان اور پاکستان دو الگ الگ ریاستیں وجود میں آئیں تو جس طرح لاکھوں لوگ اپنی جان سے عزیز سرمایہ سے محروم ہو گئے۔ آپ کے شوق کا مظہر یہ کتب خانہ بھی فسادات کی نذر ہو گیا۔ اور بہت کم کتب ہاتھ آ سکیں۔ البتہ یہاں آ کر آپ نے دوبارہ اس مہم کا آغاز کیا۔ سلسلہ کی ہر نئی کتاب تو ضرور خریدنے کی کوشش کرتے چنانچہ جب آپ نے وفات پائی۔ آپ کے پاس ایک معقول تعداد میں قیمتی اور نایاب کتب کے علاوہ الفضل کے بہت حد تک مکمل فائل بھی موجود تھے۔

علم طب سے غیر معمولی دلچسپی

ابا جان مرحوم و مغفور ایک جگہ رقمطراز ہیں:-

"بہت کم لوگ اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ مجھے طب سے غیر معمولی دلچسپی ہے اور جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میں اپنی استعداد کے مطابق کتب طبیہ کو اپنے زیر مطالعہ رکھتا ہوں۔ مجھے بارہا یہ خیال آیا ہے کہ اگر میں کسی طبیہ کالج میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرتا تو شاید اس فن میں دوسروں پر گوئے سبقت لے جاتا کیونکہ اس علم سے مجھے ذاتی طور پر دلچسپی ہے اور میں ہمیشہ مجربات و نوادرات کا مشتاق رہتا ہوں۔ میں نے اپنے اسی شوق کے ماتحت دو ضخیم مجلدات میں متفرق نسخہ جات ایک ترتیب سے لکھ رکھے ہیں اور اس مجموعہ کا نام گنجینہ شفاء رکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔ یہ نسخے میرے سالہا سال کے مطالعہ اور ہزاروں صفحات کی ورق گردانی کا نتیجہ ہیں اور ان کو اکٹھا کرنے میں میری بہت بڑی محنت صرف ہوئی ہے۔۔۔۔۔"

اس کے بعد بعض حکماء کی نسخہ چھپا رکھنے کی قبیح عادت کو زیر بحث لاتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:-

"میں کسی نسخہ کو چھپانا بڑا گناہ سمجھتا ہوں اور میں حیران ہوتا ہوں کہ ہمارے دیسی اطباء کیوں اس منحوس مرض میں مبتلا ہیں آج وہ زمانہ نہیں کہ لوگ اپنے سینوں میں کسی علم کو چھپائے رکھیں بلکہ آج و اخرجت الارض اثقالہا کا زمانہ ہے اور آج خدا اس امر کا ارادہ کر چکا ہے کہ وہ تمام اسرار کو طشت از بام کر دے اور زمین اپنے خزانوں کو اگل دے۔ پس ہر وہ شخص جو نسخہ جات کے بتانے میں بخل سے کام لیتا ہے وہ خدا کا مقابلہ کرتا ہے اور اپنے اس فعل کا کبھی اچھا نتیجہ نہیں دیکھ سکتا خدا تو اپنے بندوں کی بھلائی کے لئے اس کے علم کو یقیناً کسی اور ذریعہ سے پبلک میں لے آئے گا مگر وہ الٰہی مؤاخذہ کے نیچے ضرور آ جائے گا۔ کیونکہ اس نے بخل سے کام لیا اور خدا کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے سے گریز کیا۔"

آپ اس فن میں اپنے اساتذہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اعلیٰ سے اعلیٰ طبی نسخہ جات معلوم کرنے کا مجھے بچپن سے شوق ہے اور گو میں نے باقاعدہ طبی تعلیم حاصل نہیں کی مگر کسی حد تک اس بارہ میں مجھے حضرت حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسملؓ اور جناب شیخ عبدالرحیم صاحب (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور ایک بغداد دیدہ بزرگ تھے) سے نسبت تلمذ ہے۔ میں نے میزان الطب کا ابتدائی حصہ سبقاً سبقاً مولوی عبید اللہ بسمل سے پڑھا تھا اور بقیہ کتاب جناب شیخ عبدالرحیم صاحب سے۔۔۔۔۔"

علم طب سے آپ کی دلچسپی کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ علاوہ ان دو ضخیم مجلدات کے جنہیں آپ نے گنجینہ شفاء کا نام دے رکھا ہے ایک درجن سے زائد بڑے بڑے حجم کی کاپیاں آپ نے ان طبیبوں کے منتخب نسخہ جات سے بھر رکھی تھیں۔ نیز درجنوں قیمتی اور نایاب طبی کتب اردو، عربی اور فارسی وغیرہ میں آپ نے ذاتی لائبریری میں جمع کر رکھی تھیں۔

آپ کے مجربات کا ایک مختصر سا انتخاب مشہور طبی رسالہ الحکیم لاہور کی ایک اشاعت خاص المطب (شمارہ جنوری ۶۵ء) میں زیر عنوان "معمولات حکیم مولوی محمد یعقوب صاحب" شائع ہو چکا ہے اور رسالہ کے صفحہ ۲۸۳ سے ۲۸۸ تک پھیلا ہوا ہے۔ ان معمولات کو طبی حلقوں میں بڑا سراہا گیا۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بیس نادر نسخہ جات کا انتخاب "حیات نور" مؤلفہ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ مقیم لاہور میں شائع کر دیا۔ جسے لوگوں نے بہت پسند کیا۔

گھریلو استعمال کے لئے آپ ہمیشہ ادویات گھر میں رکھتے تھے لیکن جب کبھی کوئی مریض دوا طلب کرتا تو آپ نہایت خندہ پیشانی سے بغیر کسی معاوضہ کے دوا اسے دیتے اور سوائے اس کے کہ بیماری کی نوعیت زیادہ پیچیدہ ہوتی اکثر اوقات آپ کی خواہش یہی ہوتی کہ تا شفاء آپ کا علاج جاری رہے۔ کئی دفعہ ہم نے کہا کہ آپ خود قیمتاً ادویات خریدتے ہیں لیکن یوں مفت لٹا دیتے ہیں تو آپ کا ہمیشہ یہی جواب ہوتا کہ خدمت خلق ہے۔ اگر ہماری خرچ ہوئی تھوڑی سی رقم سے کسی کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہو تو اس سے کیوں گریز کیا جائے۔ نہ جانے خدا اس کے بدلے ہمیں کتنے شرور سے محفوظ رکھتا ہے۔"

خدمت خلق

مخلوق خدا کو آرام پہنچانے کا خیال آپ کو ہر دم رہتا تھا اور آپ کی کوشش یہی ہوتی کہ اگر کوئی کسی ایسی تکلیف میں مبتلا ہے جس کا مداوا ظاہری طور پر آپ کے ہاتھوں سے ہو سکتا ہے تو جھٹ اس کار خیر کی طرف قدم بڑھایا جائے تا کہیں ثواب حاصل کرنے اور خلق خدا کو راحت پہنچانے کا یہ موقع ہاتھ سے چلا نہ جائے۔ آپ اپنے پاس آنے والے مریضوں کا مفت علاج بھی کیا کرتے تھے۔ ہمارے حلقہ میں اردگرد کے دیہاتوں سے دودھ فروخت کرنے کے لئے عورتیں آیا کرتی ہیں ان میں سے اکثر جب کبھی بیمار ہوتیں ابا جان مرحوم و مغفور کے پاس آتیں اور دوا حاصل کرتیں خدا نے آپ کے ہاتھ میں شفاء رکھی تھی۔ چنانچہ ان میں سے بیشتر جلد ہی شفایاب ہو جاتیں اسی کے طفیل کہ اب بھی وہ آپ کے اس ہمدردانہ سلوک کو بڑے درد کے ساتھ یاد کرتی ہیں اور دلی دعاؤں کے ساتھ ان کی مغفرت کے لئے دعا گو ہیں۔ (باقی)

بقیہ لیڈر صفحہ (۲)

ہوتی ہے ان کی تکمیل میں ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔ ہمارے خیال میں جو عوامی تحریکیں آخر کار بدانجام ثابت ہوتی ہیں ان کی بنیادی حقیقت یہی کچھ تھی۔ اس حد تک متفق ہیں کہ محدود پیمانے پر کام کا آغاز کر دیا جائے اس کے بعد اگر خدا توفیق دے اور اس اجتماع کو ایسے کارکن میسر آ جائیں جو اس کے اغراض و مقاصد کو آگے پھیلا سکتے اور دور تک بڑھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو اس کے دائرہ کار کو وسیع کر لیا جائے۔

پھر آگے چل کر معاصر لکھتا ہے:-

"زیر نظر اداریے کا ایک اور پہلو بھی بڑا غور طلب ہے۔ معاصر موصوف نے لکھا ہے کہ اس اجتماعیت کو اس انداز سے ترتیب دیا جائے کہ اس میں "کریڈٹ" حاصل کرنے اور ان مساعی کو کسی ایک شخصیت یا کسی دینی عنصر کی جانب منسوب نہ کیا جائے ہم معاصر موصوف کے اس خیال کی بطور خاص تائید کرتے ہیں۔ یہ حقیقت کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں کہ "کریڈٹ" حاصل کرنے اور اپنے ذہنی قائد کو کسی تحریک کا مرکز یا دوسرے لفظوں میں تحریک کا بت بنا دینے کا رجحان ہی اکثر تحریکوں کی موت ثابت ہوا کرتا ہے یہ رجحان خود تحریک کے اندر چھوٹی چھوٹی باتوں پر رشک و حسد کی بنیاد فراز پاتا اور پھر ایک بہت بڑی آندھی کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

الٰہی جماعت اور انسانی تنظیموں میں یہی فرق ہے کہ الٰہی جماعت ایسی ٹھوکروں سے جاں بحق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اگر ایک آدمی جاتا ہے دس اور جا کر شامل ہو جاتے ہیں اور اس طرح جماعت ترقی کرتی رہتی ہے لیکن انسانوں کی بنائی ہوئی تنظیمیں جب گرنے لگتی ہیں تو محض عقل اسکو سہارا نہیں دے سکتی۔ ذرا سا باہمی اختلاف ایسی تنظیموں کو ادھیڑ کر رکھ دیتا ہے۔ یہی خوف ہے جس کا اوپر کے حوالہ میں اظہار کیا گیا ہے۔ الٰہی جماعت کو ایسا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ جو لوگ اس کا ساتھ نہیں دے سکتے وہ خود بخود باہر جا گرتے ہیں۔ جس طرح ندیوں کا پانی اچھل کر باہر جا پڑتا ہے اور آخر خشک ہو جاتا ہے۔ مگر ندی اپنی رو میں جاری رہتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر فرد کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۴۲۵

:۔ میں ضیغن بی بی زوجہ ثناء اللہ خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲؍۶؍۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد ساڑھے تین سو روپیہ حق مہر بذمہ شوہر اور زیورات قیمتی اڑھائی سو روپیہ کل مبلغ چھ سو روپیہ ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ....

میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ ضیغن بی بی

گواہ شد:۔ دستخط ثناء اللہ خان احمدیہ مائنز موسے بنی مائنز۔

گواہ شد:۔ شیخ ابراہیم نائب صدر جماعت احمدیہ موسے بنی مائنز (بہار)

وصیت نمبر ۱۳۴۲۶

:۔ میں ظہیرن بی بی زوجہ شیخ ضمیر احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع پوری۔ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱؍۸؍۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد صرف مبلغ پانچ صد روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں البتہ مبلغ پانچ صد روپیہ ....

...... کا زیور جو میرے خاوند نے فروخت کر دیا تھا۔ اس کی رقم بطور قرض میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس طرح کل مبلغ ایک ہزار روپیہ کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا دست راست ظہیرن بی بی

گواہ شد:۔ خاوند موصیہ دستخط شیخ ضمیر احمد اڑیسہ احمدیہ لائنز موسے بنی مائنز (بہار)

گواہ شد:۔ شیخ ابراہیم نائب صدر جماعت احمدیہ موسے بنی مائنز ۲۱-۸-۶۴ء

وصیت نمبر ۱۳۴۲۹

:۔ میں صدر النساء زوجہ شیخ فضل احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱؍۸؍۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) مہر بذمہ خاوند بارہ سو پانچ روپیہ۔ زیورات مالیتی تین سو روپیہ کل مبلغ پندرہ سو پانچ روپیہ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) اگر اسکے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اسکے 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ دستخط:۔ صدر النساء

گواہ شد:۔ Shaikh Fazal Ahmad احمدیہ لائنز موسے بنی مائنز (بہار)

گواہ شد:۔ شیخ ابراہیم نائب صدر جماعت احمدیہ موسے بنی مائنز (بہار)

وصیت نمبر ۱۳۴۳۲

:۔ میں حسن بتا بی بی زوجہ شیخ سراج صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی۔ ڈاکخانہ تگریا۔ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲؍۶؍۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد پانچ سو پچاس روپیہ مہر بذمہ خاوند اور زیورات مالیتی ایک سو روپیہ کل چھ سو پچاس ہے۔ اسکے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:۔ (دستخط) بحروف اڑیسہ حسن بتا بی بی

گواہ شد:۔ دستخط بحروف انگریزی شیخ سراج خاوند موصیہ احمدیہ لائنز موسے بنی مائنز (بہار) گواہ شد:۔ شیخ ابراہیم نائب صدر جماعت احمدیہ موسے بنی مائنز (بہار)

وصیت نمبر ۱۳۵۷۵

:۔ میں محمود اللہ کمال ولد کمال الدین احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع حیدرآباد۔ صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸؍۱۱؍۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں اس وقت آرکیٹکچر کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ اور فرصت کے اوقات میں کچھ معمولی بزنس کر لیتا ہوں جس سے ماہوار آمد -/۲۰ روپے ہو جاتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ محمود اللہ کمال موصی ۸؍۱۱؍۶۴

گواہ شد:۔ شیخ معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ دکن ۸؍۱۱؍۶۵

گواہ شد:۔ مولوی احمد حسین صاحب ولد مولوی محمد حسین صاحب مومن منزل سعید آباد حیدرآباد۔ دکن۔ ۸؍۱۱؍۶۵

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ ٹیکنیکل کالج پشاور

سیکشن اے۔ ایم آئی ای الیکٹریکل سپرائزرس سٹی اینڈ گلڈس آف لندن انسٹی ٹیوٹ نیز سول ڈرافٹس مین کورسز میں داخلہ ۲۰؍۹؍۶۵ تک جاری رہے گا۔ (پ۔ ٹ ۲۹؍۸؍۶۵)

۲۔ سٹیٹسٹیکل اسسٹنٹس سٹیٹ بنک آف پاکستان

گریڈ ۲۵۰-۲۵-۵۰۰-۳۰/۶-۸۰۰ - الاؤنسز علاوہ

شرائط:۔ سیکنڈ کلاس ایم اے یا ایم ایس سی (سٹیٹسٹکس) یا فرسٹ کلاس بی اے آنرز یا بی ایس سی آنرز (سٹیٹسٹکس) عمر ۲۰ تا ۲۸۔

درخواستیں ۱۲؍۹؍۶۵ تک بنام چیف آفیسر (عملہ) سٹیٹ بنک آف پاکستان سنٹرل ڈائرکٹریٹ میکلوڈ روڈ۔ پوسٹ بکس ۴۵۶۔ کراچی۔ پ۔ ٹ ۲۹؍۸؍۶۵

(ناظر تعلیم)

اجتماع اطفال الاحمدیہ

(۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

ہر علمی اور ورزشی مقابلوں میں صرف وہی اطفال حصہ لے سکیں گے جو مقامی مقابلوں میں بہترین قرار پائیں گے۔ قائدین اور ناظمین مقامی طور پر ان مقابلوں کا انتظام فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ — مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

مظفر آباد:۔ ۳۱ اگست۔ محاذ جنگ سے آنے والی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ مجاہدین نے اوڑی کے علاقے میں راسپور آرمی ہیڈ کوارٹرز پر حملہ کر کے ہندوستانی فوج کے ایک بریگیڈیر کو شدید زخمی کر دیا وہ اس وقت محاذ کے نقشے کا مطالعہ کر رہا تھا اسے سخت زخمی حالت میں سری نگر ہسپتال میں منتقل کیا گیا تو وہ زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسا۔ اسی طرح سری نگر سے ایک میل کے فاصلے پر بارہ مولا روڈ پر بٹاپڑ کے مقام پر ہندوستانی فوجیوں پر حملہ کر کے ایک لیفٹیننٹ کرنل کو ہلاک کر دیا۔

ہندوستانی فوجی مجاہدین کے ہاتھوں اپنے اعلیٰ فوجی افسروں کے ہلاک ہونے سے اس قدر بوکھلا گئے کہ انھوں نے جوش انتقام میں اندھے ہو کر نہتے شہریوں پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ اندھلوں کے ایک باغ کے چار چوکیداروں کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی سرگرمیاں دن بدن زور پکڑتی جا رہی ہیں۔ انہوں نے گاندربل کے قریب ایک بڑے پل اور ایک چھوٹی پلی کو تباہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے بارہ مولا لیہہ روڈ پر آمد و رفت کا سلسلہ معطل ہے اس کے علاوہ بارہ مولا کے ارد گرد لاتعداد پل تباہ کر دیئے تھے۔ جس کی وجہ سے بارہ مولا بارہ بیش اور بارہ مولا زدیل و دوڑا سڑکوں پر بھی آمد و رفت بند ہے۔ سری نگر سے اوڑی بھچواڑہ۔ سونا مرگ۔ گنگن۔ پہلگام۔ ماگام اور دوسری جگہوں کے لئے بس سروس بالکل بند کر دی ہے۔ فوج نے سری نگر میڈیکل کالج کے ہوسٹل کو خالی کرا لیا ہے۔ اور اس میں مقیم طلباء کو وہاں سے نکال دیا ہے۔ اس کے علاوہ پنڈر پتن۔ پنڈ تنگ۔ خوک اور باحور کے گرد سارے علاقے سے فوج نے مسلمان آبادی کو نکال دیا ہے!

حیدر آباد:۔ ۳۱ اگست۔ مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام نبی میمن نے ہندوستانی حکمرانوں کو خبردار کیا ہے کہ اگر انھوں نے پاکستان کی سرحدوں پر اشتعال انگیز کاروائیاں جاری رکھیں تو ہم جوابی کارروائی کر کے دشمن کو تباہ کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

انہوں نے کہا اگر ہندوستانی جارحیت پسند پاکستان سے تصادم مول لینے کا ارادہ رکھتے ہیں تو پاکستان بھی اس کے لئے تیار ہے اور انھیں ایسا سبق سکھایا جائے گا جس سے پاکستان کی قوت کے متعلق ان کی تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ وزیر خزانہ پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستان کی جارحیت اور مقبوضہ کشمیر کے عوام پر مظالم کے خلاف عوام کا ردعمل معلوم کرنے کے لئے سابق سندھ کا دورہ کر رہے ہیں۔

مظفر آباد:۔ ۳۱ اگست۔ انقلابی کونسل نے مقبوضہ کشمیر کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ بھارت کے جھوٹے پراپیگنڈے میں نہ آئیں۔ بھارت مجاہدوں کے کارناموں کو بے حد گھٹا کر بیان کر رہا ہے۔

انقلابی کونسل نے صدائے کشمیر کے ذریعے ایک پیغام میں کہا ہے کہ بھارتی وزیر مسز اندرا گاندھی اور چھاگلہ تسلیم کر چکے ہیں کہ مقبوضہ کشمیر کی صورت حال نازک ہے مجاہدین حصول آزادی کا تہیہ کر چکے ہیں۔ بھارتی فوج انہیں مقصد کے حصول سے باز نہیں رکھ سکتی۔ انقلابی کونسل نے کہا کہ مجاہدوں کو ایک ایسے دشمن سے واسطہ پڑا ہے جو رحم۔ انسانیت اور شرافت کی قدروں سے عاری ہے اور جس نے حیدر آباد۔ جونا گڑھ اور گوا کے عوام پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے ہیں۔

مظفر آباد:۔ ۳۱ اگست۔ انقلابی کونسل نے ہندوستان کو متنبہ کیا ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر کے عوام کی بغاوت میں چین کو ملوث نہ کرے۔ ہندوستان نے سلامتی کونسل کے نام اپنے مراسلے میں عوامی چین پر جو بے بنیاد الزامات عاید کئے ہیں۔ صدائے کشمیر نے ان کی شدید مذمت کی ہے۔ ریڈیو نے کہا ہے کہ افریقہ اور ایشیا کے حال اور مستقبل کی توقعات چین کے لیڈروں سے وابستہ ہیں جو ایشیا کا عظیم ترین ملک ہے۔

ہندوستان نے بے بنیاد الزامات لگا کر چین کو بدنام کرنے کی شرمناک کوشش کی ہے۔

لندن ۳۱ اگست:۔ لندن کے اخبارات کو اب اس بات پر حیرانی ہے کہ ہندوستان کے شور و غل کے مقابلے میں پاکستان بہت پرسکون ہے اس نے آزاد کشمیر پر ہندوستان کے جارحانہ حملوں کے باوجود نہایت تحمل کا ثبوت دیا ہے۔

ان اخبارات کا کہنا ہے کہ برطانیہ ہندوستان سے اپنی ہمدردی کا اظہار نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے کہ ایسی صورت میں پاکستان چین کے اور زیادہ قریب ہو جائے گا۔ لیکن امریکہ کی رائے مختلف ہے۔ سنڈے ٹائمز کا کہنا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کے بارہ میں سخت رویہ اختیار کیا ہے۔ "آبزرور" نے لکھا ہے کہ اگر پاک و ہند کی کشیدگی بڑھتی رہی تو پھر اچانک ایسی صورتحال پیدا ہو جائے گی کہ جس کی اصلاح مشکل ہو گی۔ اور جسے دنیا نظر انداز بھی نہیں کر سکے گی۔

اخبار نے ہندوستانی وزیر اعظم شاستری پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ وہ اعتدال پسند آدمی سمجھے جاتے تھے لیکن جنگ کی باتیں کر رہے ہیں آزاد کشمیر پر ہندوستانی فوج کے حملوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی حکومت انجام سے لاپرواہ ہے جو ان اقدامات کا نکلے گا۔ اخبار نے آگے چل کر لکھا ہے کہ ہندوستان کے جارحانہ رویے کے باعث پاک و ہند میں جنگ کا امکان پیدا ہو گیا ہے اور یہ ایشیا کی خونریز ترین جنگ ہو گی۔ جس کے آگے ویت نام کی لڑائی بھی ماند پڑ جائے گی۔

اخبار نے مشورہ دیا ہے کہ جنرل سیکرٹری اوتھانٹ کو فوراً مداخلت کرنی چاہیئے

راجشاہی:۔ ۳۱ اگست مشرقی پاکستان کی سرحد پر بڑی تعداد میں ہندوستانی فوج کے اجتماع کی خبریں ملی ہیں۔ ادھر مغربی بنگال میں پاکستان کے گھرے ہوئے علاقہ داہاگرام کے ارد گرد پھر ہندوستان نے اپنے فوجی دستے جمع کرنے شروع کر دیئے ہیں اور دھاپرہاٹ کے قریب ایک نیا کیمپ قائم کر لیا ہے۔

جالندھر:۔ ۳۱ اگست۔ اکالی رہنما ماسٹر تارا سنگھ نے ایک طویل مضمون میں اس سوال کا جواب دیا ہے کہ سکھوں کو ہندوؤں کی غلامی سے آزاد کرانا کیوں ضروری ہے؟ ان کا کہنا ہے کہ ہندوستان کا سیاسی نظام اندر سے کھوکھلا ہو چکا ہے اور اگر سکھوں کی الگ حیثیت محفوظ نہ رہی تو ان کے لئے عزت کے ساتھ زندہ رہنا ممکن نہیں ہو گا۔

ماسٹر تارا سنگھ نے اپنے مضمون میں کانگرسی لیڈروں کی اس دھمکی کا جواب دیا ہے کہ پنجابی صوبہ اگر قائم ہو گیا تو ہندو سکھوں کے خلاف ہو جائیں گے اور سکھوں کو ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے نکلنا پڑے گا۔ ماسٹر تارا سنگھ کے نزدیک اس دھمکی کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستانی حکومت دراصل ہندو فرقہ پرستوں کے اثر میں ہے اور سکھوں کو ہندو فرقہ پرستوں کے رحم و کرم پر رہنا ہو گا۔ سکھ ہندوؤں کی خوشنودی حاصل کئے بغیر زندہ نہ رہ سکیں گے۔ ماسٹر صاحب نے کہا ہے کہ "یہ دلیل سن کر میرا خون کھول اٹھتا ہے ہم غلام بن کر اور ہندوؤں کی خوشامد کر کے نہ زندہ رہ سکتے ہیں اور نہ زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ ہندو فرقہ پرستوں کی غلامی سے تو بہتر ہے کہ ہمارے سارے سکھ پنجاب میں آ جائیں اس صورت میں پنجابی صوبہ اور زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ سکھوں کو اگر بھارت کے دوسرے صوبوں سے نکلنا ہی ہے تو کوئی ایسا صوبہ ہونا چاہیئے جہاں وہ عزت اور آزادی کے ساتھ رہ سکیں۔

جالندھر ۳۱۔ اگست مشرقی پنجاب کی پولیس اکالی کارکنوں کی فہرست تیار کر رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے مشرقی پنجاب کی وزارت کو ہدایت کی ہے کہ جونہی مرکزی حکومت اشارہ کرے تمام اکالی لیڈروں اور کارکنوں کو ایک ساتھ گرفتار کر لیا جائے۔

نئی دہلی ۳۱ اگست: اکالی رہنما سنت فتح سنگھ نے مرن برت رکھنے کی جو دھمکی دی ہے اس کے متعلق پارلیمنٹ میں بیان دینے کے لئے وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندہ نے مزید مہلت مانگی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ پارلیمنٹ میں بیان دینے سے پہلے سپیکر کو وقت اور تاریخ سے پہلے مطلع کر دیں گے۔

لندن ۳۱ اگست:۔ برطانوی سائنسدان پروفیسر برنارڈ لیل نے کہا ہے کہ امریکی خلا نوردوں کوپر اور کونراڈ کی طویل پرواز سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ خلا میں زیادہ عرصہ رہنے سے انسان کی کام کرنے کی صلاحیت کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

ضرورت ہے

ڈسپنسر کی اسامی کے لئے میٹرک یا انڈر میٹرک دیانتدار اور محنتی نوجوان کی ضرورت ہے۔

تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی اپنے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش سے درخواستیں بھجوائیں ربوہ کے رہنے والے امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ خاکسار ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ہومیو۔ انچارج ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ نیو ربوہ

ہمیشہ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے

اوقات روانگی:۔

سرگودھا تا سیالکوٹ	سیالکوٹ تا سرگودھا
۷ بجے صبح	۷ بجے صبح
۲ بجے بعد دوپہر	۲ بجے بعد دوپہر

ربوہ تا سیالکوٹ

۸ بجے صبح ۳ بجے بعد دوپہر

(جنرل منیجر)

جو بھی تدبیر کریگا اور اپنے نفس کی اصلاح کریگا وہ ضرور بدی پر غالب آجائیگا

اگر تدبیر کا راستہ کھلا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ ہمیں لاحول، استغفار اور تعوّذ کیوں سکھاتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اصلاح نفس کے لئے تدبیر اور مجاہدہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"احادیث میں آتا ہے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ وہ توبہ کے لئے کسی عالم کے پاس گیا اور اس سے جا کر کہا کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ اس نے کہا تیری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ اس شخص نے کہا اگر میری توبہ قبول نہیں ہو سکتی تو میں تجھے مار دوں گا۔ ایک گناہ اور زیادہ ہو گیا تو کیا ہوا۔ یہ کہہ کر اس نے اس عالم کو قتل کر دیا۔ اسی طرح اس نے ایک ایک کر کے بہت سے علماء کو مار دیا۔ ایک دفعہ کوئی شخص اسے ملا جس نے اسے بتایا کہ فلاں جگہ پر فلاں عالم ہے وہ کہتا ہے کہ ہر ایک کی توبہ قبول ہوتی ہے تم اس کے پاس جاؤ۔ وہ شخص اس کے پاس جا ہی رہا تھا کہ رستہ میں ہی مر گیا، اس کی موت پر فرشتوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا دیہ سب تمثیلی زبان کی بات ہے بہرحال احادیث میں آتا ہے کہ فرشتوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ دوزخ والے فرشتے کہتے تھے کہ یہ شخص دوزخی ہے اسے توبہ ابھی نصیب نہیں ہوئی اور جنت والے فرشتے کہتے تھے کہ یہ جنتی ہے۔ کیونکہ یہ توبہ کرنے کے لئے جا رہا تھا کہ رستہ میں مر گیا۔ آخر دوزخ اور جنت دونوں کے فرشتے خدا تعالیٰ کے پاس فیصلہ کرانے کے لئے پہنچے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا زمین ناپو جس طرف سے یہ شخص توبہ کرنے کے لئے چلا تھا اگر وہ جگہ قریب ہے تو یہ دوزخی ہے اور اگر وہ جگہ جہاں یہ توبہ کرنے کے لئے جا رہا تھا قریب ہے تو یہ جنتی ہے۔ روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کی طنابیں کھینچ دیں اور اس جگہ کو جہاں وہ توبہ کرنے کے لئے جا رہا تھا زیادہ قریب کر دیا۔ فرشتوں نے دونوں طرف کی زمین کو ناپا اور خدا تعالیٰ سے آکر کہا جس طرف یہ شخص توبہ کرنے کے لئے جا رہا تھا وہ زمین چھوٹی ہے خدا تعالیٰ نے حکم دیا پھر اسے جنت میں لے جاؤ۔ اس تمثیل میں اس امر کو ظاہر کیا گیا ہے کہ جو نجات کی کوشش کرتے ہوئے مر جاتا ہے اگر وہ گناہوں پر غالب آنے میں کامیاب نہ ہوا ہو تب بھی وہ جنتی ہی ہے۔ بشرطیکہ جذبہ صادق اور جد و جہد صحیح اور معیاری ہو۔ لیکن جو شخص تدبیر اور کوشش کا ہی منکر ہو تو اس کے بارہ میں سورہ الاعراف میں فرماتا ہے کہ تو اسے دیکھے گا کہ وہ بدیوں میں مبتلا ہو جائے گا وہ سمجھ لے گا کہ میرے لئے اب بدیوں کا مقابلہ کرنا ناممکن ہے لیکن اس کی رائے غلط ہے۔ مومن جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تدبیر کا رستہ کھلا رکھا ہے۔ تدبیر سے انسان بدیوں پر غالب آسکتا ہے۔ اگر تدبیر کا رستہ کھلا نہ ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ ہمیں۔ لاحول، استغفار اور تعوّذ کیوں سکھاتا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسی لئے سکھائی ہیں کہ تدبیر کا رستہ ہر وقت کھلا ہے جو کوئی بھی کوئی تدبیر کرے گا اور اپنے نفس کی اصلاح کرے گا وہ ضرور بدی پر غالب آجائے گا"

(تفسیر کبیر سورۃ الساعون صفحہ ۳۲۷، ۳۲۸)

تعلیم الاسلام ہائی سکول

۱۲ ستمبر کو کھلے گا

تمام طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور ان کے سرپرست صاحبان نوٹ فرما لیں کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صبح ۷ بجے کھلے گا۔

طلباء وقت مقررہ پر پہنچ جاویں اور بورڈرز ایک دن پہلے ہی حاضر ہو جائیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

آزاد کشمیر اور بھارت کی فوجوں میں گھمسان کی جنگ

بھارتی فوج ہیلی کاپٹروں کے ذریعے میدان جنگ سے لاشیں اٹھا رہی ہے

مظفر آباد۔ یکم ستمبر۔ جنگ بندی لائن سے موصول ہونے والی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق درہ حاجی پیر میں گذشتہ ۲۴ گھنٹے سے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ پرسوں رات بھارتی فوج نے بہت بڑی تعداد میں اس درے پر دوبارہ حملہ کر دیا تھا لیکن آزاد کشمیر کی فوج بڑی جوانمردی سے اس کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اور اس نے دشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچایا ہے

بھارتی فوج ایک کے بعد دوسری بٹالین جنگ میں جھونک رہی ہے اور اس کا دباؤ برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ لیکن آزاد کشمیر کے جیالے جوان اپنے مورچوں پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ کل سارا دن بھارتی فوج کے ہیلی کاپٹروں کا تانتا بندھا رہا۔ اور وہ زخمی ہونے والے بھارتی فوجیوں کی لاشیں میدان جنگ سے اٹھا کر لے جاتے رہے۔

بھارتی فوج نے اس درے پر قبضہ کرنے کے لئے پرسوں بھی پیر صحابہ کی سرحدی چوکی پر حملہ کیا تھا لیکن آزاد کشمیر فوج نے ایک خونریز جنگ کے بعد اسے پسپا کر دیا۔ اس حملہ میں بھارتی فوج کا زبردست جانی نقصان ہوا اور اس کے ڈھائی سو فوجی ہلاک اور ۳۰۶ زخمی ہو گئے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر کی فوج اندر مقبوضہ کشمیر میں مجاہدوں کے ہاتھوں بھارتی فوج کو جو شکستیں ہوئی ہیں ان کا داغ دھونے کے لئے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کو تیزی سے کمک بھیجی جا رہی ہے اور ہزیمت خوردہ فوجیوں میں نئے سرے سے ہتھیار تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں کو جو پے در پے شکستیں ہو رہی ہیں ان پر پردہ ڈالنے کے لئے بھارتی حکام اب یہ دعوے کر رہے ہیں کہ انہوں نے جنگ بندی لائن عبور کر کے آزاد کشمیر کی مختلف فوجی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

حکومت آزاد کشمیر کے ایک ترجمان نے بھارت کے اس دعوے کو غلط اور شر انگیز قرار دیا ہے کہ بھارت نے درہ حاجی پیر پر قبضہ کر لیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ بھارت دنیا اور پچھلے کرانے کے لئے اس بات کی پوری پوری کوشش کر رہا ہے کہ وہ حاجی پیر پر قبضہ کر لے لیکن اس مقصد میں اسے کامیابی نصیب نہیں ہو سکی۔

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایف اے۔ ایف ایس سی۔ بی اے، بی ایس سی (پاس اور آنرز کورس) نیز ایم اے (عربی) کا داخلہ ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء سے شروع ہو گا۔ اور پانچ دن تک جاری رہے گا۔ کالج تعلیمی ماحول۔ اسلامی فضا۔ بہترین لیبارٹریز مکمل نظم و ضبط اور اچھے نتائج کے لئے مشہور ہے پراسپکٹس دفتر سے طلب فرما دیں۔ انٹرویو کے لئے کارڈ کے ہمراہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ساتھ لا دیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی تربیتی کلاس

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۳ و ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو مسجد احمدیہ میں منعقد ہو گی۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بعد از جمعہ اس کا افتتاح فرمائیں گے نیز جمعہ کا خطبہ بھی آپ ہی ارشاد فرمائیں گے ضلع گوجرانوالہ کی مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اپنے زیادہ سے زیادہ نمائندگان اس کلاس میں بھجوائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ